کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضاؔ تم پہ کروڑوں درود

میرا قائد، امام جلالی

مؤلف

کبیر احمد شیخ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے

ٹھیک ہو نام رضاؔ تم پہ کروڑوں درود

میرا قائد، امام جلالی

مؤلف

کبیر احمد شیخ

میرا قائد، امام جلالی

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم فرمانے والا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ہم پر احسانِ عظیم ہے کہ اُس نے ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں پیدا فرمایا اور رہنمائی کے لیے ائمہ اربعہ کے مذہب میں شامل فرمایا۔ الحمدللہ! فقیر پیشے کے اعتبار سے انجینئر ہے اور ابوظہبی میں ملازمت کرتا ہے۔ حنفی مذہب کا پیروکار ہے اور مسلکِ اعلیٰ حضرت کو اس دور میں سُنّیت کا مرکز سمجھتا ہے۔ اس کے علاوہ فقیر کی کوئی حیثیت نہیں، جسے بیان کی جائے۔ اللہ کے فضل وکرم سے فقیر کنز العلماء علامہ ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب حفظہ اللہ کی ذات سے اور اُن کی تبلیغ سے بہت متاثر ہے۔ حضرتِ والا کے متعلق اپنے تاثرات کو عوام اہلِ سنّت تک پہنچانے کے لیے اس مختصر تحریر کو پیش کر رہا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں بہت سی نعمتوں سے نوازا ہے۔ آج کے اس پُرفتن دور میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں ایک عظیم نعمت علمائے اہلِ سنّت ہیں، جو اُمّت کی رہنمائی فرما رہے ہیں اور باطل عقائد ونظریات سے اُمّتِ مسلمہ کو آگاہ کر رہے ہیں اور اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ہر مسلمان پر یہ لازم ہے کہ وہ اس نعمت کے بدلے میں اللہ کریم کا شکر ادا کرے اور ان علما کی موجودگی کو غنیمت جانے اور اُن سے جُڑ جائے، تاکہ فتنوں سے اپنے ایمان کی حفاظت کر سکیں۔

حدیث پاک میں ہے:

ان العلماء ورثة الانبیاء۔ (ترمذی)

ترجمہ: بے شک علما، انبیا کے وارث ہیں۔

علمائے اہلِ سنّت انبیاء کرام کی تعلیمات کا پرچار کرنے والے ہیں اور اُمت کے نگہبان ہیں۔ اللہ ہمیں اِن علما سے فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں اتنی بڑی نعمت سے نوازا ہے تو ہم کیوں کر نہ اُس کا شکر ادا کریں۔ اگر ہم اس نعمت کو نظر انداز کر دیں گے تو ہماری نسلیں ہلاک ہو جائیں گی۔ ہم سب پر لازم ہے کہ ان علما کی پیروی کریں اور ان کا ساتھ دیں تاکہ ہماری دنیا و آخرت دونوں سنور جائیں۔

قرآنِ کریم میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:

وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ (سورۃ الضحیٰ:۱۱)

ترجمہ: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔

خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت لکھا گیا ہے کہ نعمتوں کے ذکر کا اس لیے حکم فرمایا کہ نعمت کا بیان کرنا شکر گزاری ہے۔ اسی آیت کے تحت تفسیر خازن میں ذیل کی حدیث کو نقل کیا گیا ہے۔

من لَّا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللهَ۔

ترجمہ: جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا، وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔

اس حدیث کے الفاظ اتنے واضح ہیں کہ کوئی تشریح کی حاجت نہیں۔ اللہ ہمیں اس کے وہ نیک بندے جو ہماری رہنمائی فرما رہے ہیں، اُن کا شکر ادا کرنے کی توفیق دے اور فطرتِ ناشکری سے ہماری حفاظت فرمائے۔ فقیر نے یہ مختصر تحریر بھی ایک لحاظ سے شکر ادا کرنے کے طور پر ہی لکھی ہے۔ کیوں کہ مجھے حضرتِ والا سے بہت محبت ہے اور میں اُنھیں اس دور میں اپنا قائد سمجھتا ہوں۔ حضرتِ والا کی خدمات سے بہت متاثر ہوں۔ کئی دنوں سے فقیر کی یہ خواہش تھی کہ حضرتِ والا کے مطالق اپنے تاثرات کو مختصر انداز میں عوامِ اہلِ سنّت تک پہنچا سکوں۔ مگر مصروفیات کی وجہ سے معذور ہو گیا تھا۔ الحمدللہ! جب مصروفیات سے تھوڑا فارغ ہوا تو ارادہ کیا کہ اس تحریر کو جلد سے جلد مکمل کر دوں اور عوام اہلِ سنّت کے

نوجوانوں تک اس کو پہنچا دوں تاکہ وہ بھی اس بات پر غور کریں اور علمائے اہلِ سنّت سے وابستہ ہو جائیں۔ حدیث پاک میں ہے: انما الاعمال بالنیات۔ یعنی عمل کا دارومدار نیت پر ہے۔

قائد کا لغوی معنی فوج کا سردار، حاکم، اندھے کی لاٹھی پکڑ کر چلانے والا، رہنما، لیڈر (فیروز اللغات)۔ حضرتِ والا اس پُرفتن دور میں ایک قائد ہونے کا ثبوت پیش کر رہے ہیں اور اہلِ سنّت و جماعت کے لیے اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جب بھی معاشرے میں کوئی فتنہ اُٹھا، اُس پر سب سے پہلے آپ نے آواز اُٹھائی اور باطل کا قرآن وحدیث اور ائمہ اہلِ سنّت کے دلائل سے ایسا رَد کیا کہ باطل کے ایوان میں زلزلہ برپا ہونے لگا، جس سے فرقۂ باطلہ کو شکست ہوئی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرتِ والا کو ایسی فنِّ خطابت سے نوازا ہے جس کا کوئی جواب نہیں۔ فصاحت و بلاغت اور دلائل کے تحت اپنی بات کو پیش کرنے میں حضرتِ والا کا جو انداز ہے وہ اللہ تعالیٰ کی اُن پر خاص مہربانی کی نشانی ہے۔ اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا فیض ہے۔ حضرتِ والا نے ہمیشہ حق کو حق اور باطل کو باطل قرار دینے میں کوئی جھجک محسوس نہ کی اور جب بھی فرقۂ باطلہ سے مقابلہ کیا، ڈٹ کر کیا اور اہلِ سنّت کے وقار کو قائم رکھا۔

قرآنِ کریم میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:

وَلَا تَلۡبِسُواْ ٱلۡحَقَّ بِٱلۡبَٰطِلِ وَتَكۡتُمُواْ ٱلۡحَقَّ وَأَنتُمۡ تَعۡلَمُونَ (البقرہ:۴۲)

ترجمہ: اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ ودانستہ حق نہ چھپاؤ۔

صاحبِ تفسیر صراط الجنان اس آیت کی تفسیر میں خازن کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''علامہ علی بن محمد خازن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر ایک کو چاہیے کہ وہ حق کو باطل سے نہ ملائے اور نہ ہی حق کو چھپائے کیوں کہ اس میں فساد اور نقصان ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حق بات جاننے والے پر اسے ظاہر کرنا واجب ہے اور حق بات کو چھپانا اس پر حرام ہے۔'' (خازن، البقرہ، تحت الآیۃ: ۴۲، ۱/۴۹)

اس آیت کریمہ میں کتنے واضح الفاظ میں تنبیہ کی گئی ہے کہ حق کو حق اور باطل کو باطل کہنا ہی اسلام ہے۔ اور اسی میں اُمت کی بھلائی ہے۔ الحمدللہ! حضرتِ والا بھی اسی سنّت پر عمل کر رہے ہیں۔ حضرتِ والا یہ بھی جانتے ہیں کہ حق گوئی پر ثابت قدم رہنا اس پُرفتن دور میں ان کے لیے واجب ہے، جیسا خازن میں فرمایا گیا ہے۔ اگر کوئی صلح کلّی یا گمراہ شخص اس کام میں حضرتِ والا پر تنقید کرتا ہے تو وہ اپنے ایمان کی فکر کرے اور غور کرے کہ اُس کا یہ عمل قرآن کریم کے خلاف ہے۔ فقیر نے یہ بھی دیکھا ہے کہ بہت سے نام نہاد سُنّی حضرات اپنی جہالت کی بنا پر تنقید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرتِ والا اپنے سُنّی علما کو بھی شدّت کے ساتھ رَد کرتے ہیں، اُن کو ایسا نہ کرنا چاہیے۔ یہ بات بالکل دُرست نہیں ہے۔ جب کوئی نام نہاد سُنّی اپنے آپ کو اہلِ سنّت کہے اور پھر شیعہ، رافضی، خارجی، دیوبندی، قادیانی وغیرہ کی بولی بولے اور لوگوں کو گمراہ کرے تو یہ کیسے دُرست ہوگا کہ اُن کا رَد نہ کیا جائے؟ کسی ظلم میں اپنی قوم کی طرف داری کرنا اور اُن کا دفاع کرنا یہ تعصب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے اس پر سختی سے منع فرمایا ہے۔

حدیث پاک میں ہے:

حدثنا ابو بکر بن ابی شیبة حدثنا زیادُ بن الربیع الیحمدی عن عباد بن کثیر الشامی عن امراةٍ منهم یُقالُ لها فسیلة قالت سمعتُ ابی یقول سألتُ النبی صلی الله علیه وسلم فقلتُ یا رسول الله امن العصبیة ان یحبَّ الرجل قومه قال لا ولکن من العصبیةِ ان یعین الرجل قومه علی الظلم۔ (سُنن ابن ماجه:۴۰۵۹،باب:العصبیة)

ترجمہ: فسیلہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا یہ بات تعصب میں داخل ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت رکھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: نہیں بلکہ تعصب یہ ہے کہ آدمی ظلم میں اپنی قوم کی مدد کرے۔

لہٰذا حضرتِ والا کا عمل عین اس حدیث کے مطابق ہے اور فرمانِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی پیروی ہے۔ تنقید کرنے والے اس حدیث کی زد میں آتے ہیں انھیں چاہیے کہ اس سے توبہ کریں اور علما سے بغض کرنے سے پرہیز کریں۔

الحمدللہ! اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرتِ والا کو ایسے علم سے نوازا ہے جس میں ہر طرف دلائل کے انبار نظر آتے ہیں۔ آپ کی تقریر میں صرف جوش و کیفیت ہی نہیں دیکھا بلکہ ہمیشہ ہر بات کو دلائل سے پایا ہے۔ آپ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے بلکہ ہمیشہ جو بھی بات کہی گئی وہ علمائے اہلِ سنّت کی کتابوں ہی سے کہی گئی۔ آپ کی تشریحات بھی اپنی طرف سے نہیں بلکہ اکابرین اہلِ سنّت ہی کی تشریحات ہیں۔ آپ کے الفاظ اتنے واضح ہوتے ہیں کہ ہر بات دل میں اُتر جاتی ہے اور جو اندازِ بیاں آپ کا ہے وہ اللہ کی آپ پر خاص عنایت ہے۔

قرآن کریم میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ۔ (النحل:۱۲۵)

ترجمہ: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقے پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو، بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے راہ والوں کو۔

صاحبِ تفسیر صراط الجنان اس آیت کی تفسیر میں خازن کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو تین طریقوں سے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے کا حکم فرمایا: (۱) حکمت کے ساتھ۔ اس سے وہ مضبوط دلیل مراد ہے جو حق کو واضح اور شبہات کو زائل کردے۔ (۲) اچھی نصیحت کے ساتھ۔ اس سے مراد ترغیب و ترہیب ہے یعنی کسی کام کو کرنے کی ترغیب دینا اور کوئی کام کرنے سے ڈرانا۔ (۳) سب

سے اچھے طریقے سے بحث کرنے کے ساتھ۔اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی آیات اور دلائل سے بلائیں۔اس سے معلوم ہوا کہ دعوتِ حق اور دین کی حقانیت کو ظاہر کرنے کے لیے مناظرہ جائز ہے۔

الحمدللہ! حضرتِ والا اسی سنت پر عمل کر رہے ہیں اور اُن کی تبلیغ فرمانے کا انداز بھی اسی تفسیر کی ترجمانی کر رہا ہے۔

قرآن کریم میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۔ (النساء:۵۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور اُن کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں خزائن العرفان میں بخاری و مسلم کی حدیث بیان کی گئی ہے اور لکھا گیا ہے کہ ”اس آیت سے ثابت ہوا کہ مسلم اُمرا و حکّام کی اطاعت واجب ہے، جب تک وہ حق کے موافق رہیں اور اگر حق کے خلاف حکم کریں تو اُن کی اطاعت نہیں۔“ (خزائن العرفان)

صحیح بخاری کی وہ حدیث ذیل میں درج ہے:

وبهذا الاسنادِ من اطاعني فقد اطاع الله ومن عصاني فقد عصى الله ومن يطع الامير فقد اطاعني ومن يعص الامير فقد عصاني و انما الامام جنة يقاتل من ورائه و يتقى به فان امر بتقوى الله و عدل فان له بذلك اجرًا وان قال بغيره فان عليه منه۔ (حديث : ۲۹۵۷ باب: يقاتل من وراء الإمام ويتقى به)

اور اسی سند کے ساتھ (یہ حدیث ہے کہ) جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر (سربراہِ ملک) کی اطاعت کی، اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی، اُس نے میری نافرمانی کی اور امام صرف ڈھال ہے، اس کے پیچھے قتال کیا جائے اور اس کے سبب سے بچاؤ کیا جائے۔ اگر وہ اللہ سے ڈرنے کا حکم دے اور عدل کرے تو اس کو اس کا اجر ملے گا اور اگر وہ اس کے خلاف کرے تو اس کا وبال اس پر ہو گا۔

مندرجہ بالا آیت اور حدیث سے یہ بات واضح ہو گئی کہ امیر کی اطاعت ضروری ہے، جب تک وہ حق پر ہو۔ الحمدللہ! حضرتِ والا کو جب بھی دیکھتا ہوں مجھے یہی حدیث یاد آتی ہے جس میں فرمایا گیا کہ علما ہی انبیا کے وارث ہوتے ہیں۔ حضرتِ والا کی حقانیت اور حق گوئی پر ہمیں ناز ہے اور ہم اللہ کی بارگاہ میں ہمیشہ یہی دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے قائد کو لمبی عمر عطا فرمائے اور ان کی خدمات سے اُمتِ مسلمہ کو حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

آخری گذارش:

الحمدللہ! جو بھی کام میرے قائد انجام دے رہے ہیں وہ اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان کے مطابق ہے اور حقانیت کی دلیل ہے۔ اللہ کا بے انتہا شکر ہے کہ اس نے اُمت کی رہنمائی کے لیے امام جلالی جیسا عالم دین پیدا کیا اور فکر رضا کا روحانی خادم بنایا۔ الحمدللہ! فقیر کا یہ دعویٰ ہے کہ جلالی صاحب حفظہ اللہ مسلکِ اعلیٰ حضرت کے سچے اور وفادار پیروکاروں میں سے ہیں۔ میں تمام نوجوانانِ اہلِ سنّت سے گذارش کروں گا کہ وہ حضرتِ والا کی موجودگی کو غنیمت سمجھیں اور اُن کا ساتھ دیں۔ حضرتِ والا کے دامن سے جُڑ جائیں۔ اسی میں ہماری دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقے میں میرے قائد امام جلالی حفظہ اللہ کو صحت و عافیت عطا فرمائے۔ اُن کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے، دشمنوں کے شر سے اُن کی حفاظت فرمائے۔ اور ہم سب پر حضرتِ والا کا سایہ اس دنیا میں ہی نہیں بلکہ آخرت میں بھی عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ سید

المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

فقیر نے امام جلالی حفظہ اللہ کے مطالق اپنے تاثرات کو مختصر انداز میں قلم بند کرنے کی کوشش کی ہے۔ میری کیا حیثیت ہے جو علما کے مراتب کو بیان کروں۔ پھر بھی ایک ارماں دل میں تھا کہ میرے قائد کے مطالق چند باتیں عوامِ اہلِ سنّت کے نوجوانوں تک پہنچا دوں۔ صرف اسی نیت سے یہ تحریر پیش کرر ہا ہوں۔ اس میں کوئی بھی غلطی ہوئی تو میں اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ اور اللہ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ اس فقیر کو ایک بار زندگی میں اپنے قائد کو ماتھے کی آنکھوں سے دیکھنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَآ إِلَّا ٱلْبَلَٰغُ ٱلْمُبِينُ

اور ہمارے ذمّہ نہیں مگر صاف پہنچا دینا۔ (کنزالایمان، یٰس:۱۷)

از کبیر احمد شیخ

(۲۷ نومبر، ۲۰۲٤)